Fikr-o-Nasar (Islamabad) 13:3 (1975)

نئی حج پالیسی

وفاقی وزیر برائے مذہبی امور مولانا کوثر نیازی کی وہ تقریر جو آپ نے ۱۷ رجولائی ۱۹۷۵ء کو نئی حج پالیسی کے سلسلے میں ٹی. وی اسٹیشن کراچی میں منعقد ہونے والی پریس کانفرنس میں کی

آپ حضرات کو یاد ہوگا کہ میں نے پچھلے ماہ کی انتیس تاریخ کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سعودی حکومت کے حج پلان کی وضاحت کی تھی اور یہ بتایا تھا کہ اس کی چار اہم خصوصیات ہیں پہلی خصوصیت یہ ہے کہ ہر حاجی کے لئے قیام کی مدت چالیس دن مقرر کر دی گئی ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ کسی حاجی کو اپنا معلم خود مقرر کرنے کی اجازت نہ ہوگی بلکہ حکومت سعودی عرب حاجیوں کے لئے خود معلم نامزد کرے گی اور اس مقصد کے لئے اس نے تمام ممالک کو علاقائی بنیادوں پر مختلف گروپوں میں تقسیم کیا ہے۔ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ حکومت سعودی عرب نے رہائش کے مقصد کے لئے زرمبادلہ کی بنیاد پر حاجیوں کی درجہ بندی کی ہے۔ اور چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ ہر حاجی جدہ پہنچتے ہی اس بات کا پابند ہوگا کہ وہ کم سے کم ایک ہزار نو سو پینتیس (۱۹۳۵) ریال اور زیادہ سے زیادہ چھ ہزار ایک سو پینتیس (۶۱۳۵) ریال کا زرمبادلہ پیش کرے۔ آج میں دوبارہ آپ سے مخاطب ہوں اور یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی حکومت نے ان حدود میں رہتے ہوئے اس سال کے لئے جو نئی حج پالیسی وضع کی ہے میں اس کا اعلان کر رہا ہوں۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے حج کے سلسلے میں جو انقلابی پالیسی اختیار کر رکھی ہے وہ پاکستان کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔ گزشتہ تین سالوں میں

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

پاکستان کے جتنے لوگ حج کی سعادت سے مشرف ہوئے پاکستان کی پچھلی تمام حکومتوں کے زمانہ میں اتنے لوگ حج کی سعادت حاصل نہیں کر سکے۔ اگر آپ ان اعداد و شمار پر نظر ڈالیں جو اس سلسلہ میں دستیاب ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ گزشتہ تین سال میں موجودہ حکومت کے دور میں تقریباً ڈھائی لاکھ پاکستانی حج کی سعادت سے شرفیاب ہوئے۔ جبکہ پچھلی تمام حکومتوں کے زمانہ میں ان کی تعداد ۲ دو لاکھ سے زیادہ نہیں ہو گی۔ گویا تین سال کے اس عرصے میں جتنے پاکستانیوں نے حج کیا ہے وہ ایک طرف رکھے جائیں اور پچھلے پچیس چھبیس برس کے دوران مختلف حکومتوں نے جتنے لوگوں کو حج کرایا ہے وہ دوسری طرف رکھے جائیں، تب بھی موجودہ حکومت کا پلڑا بھاری ہے۔ پھر اس اہم اسلامی فریضے کی انجام دہی کے لئے موجودہ حکومت کے قیام سے پہلے پچھلی تمام حکومتوں نے مل کر ۲۵ سالوں میں جتنا زرمبادلہ خرچ کیا ہے آپ اسے دیکھیں اور پھر جتنا زرمبادلہ ان تین ساڑھے تین سالوں میں ہماری حکومت نے اکیلے خرچ کیا ہے اسے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس حکومت نے حج کے لئے جو زرمبادلہ مخصوص کیا ہے اس کی مقدار زیادہ ہے۔ پچھلے تمام ادوار میں حج پر خرچ ہونے والے زرمبادلہ کی مقدار ۶۰ ساٹھ کروڑ روپے کے لگ بھگ ہے جبکہ آپ کی حکومت حج پر صرف پچھلے تین سال کے دوران بہتر (۷۲) کروڑ روپے کا زرمبادلہ خرچ کر چکی ہے۔ اور اس سال جو زرمبادلہ خرچ ہو گا وہ اس کے علاوہ ہے۔ اس سال بھی ہم حج کی اسی فیاضانہ پالیسی پر عمل پیرا ہوں گے۔ اس سال ہم نے جو زرمبادلہ حج کے لئے مخصوص کیا ہے۔ وہ تقریباً ۲۷ ستائیس کروڑ روپے ہے۔ جبکہ گزشتہ سال اسی مقصد کے لئے ۲۳ تیئیس کروڑ روپے کا زرمبادلہ خرچ کیا گیا۔ گویا اس سال ہم نے قدم پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے ہی بڑھایا ہے اور حج کے سلسلے میں مزید ۴ چار کروڑ روپے کا زرمبادلہ خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

حج کی اسکیم دو حصوں میں منقسم ہے۔ کچھ وہ سہولتیں اور مراعات ہیں جن کا تعلق اندرون ملک سے ہے اور کچھ وہ ہیں جو سعودی عرب میں حاجیوں کو بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ جہاں تک اندرون ملک حاجیوں کو دی جانے والی مراعات کا تعلق ہے اس سال بھی ہوائی جہاز کے کرایہ میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ پچھلے سال بھی ہوائی جہاز کا کرایہ تین ہزار چار سو بائیس ۳۴۲۲ روپیہ تھا اور بیس روپے ایئر پورٹ چارجز تھے۔ اب کے بھی کرایہ اور ایئر پورٹ چارجز ویسے کے ویسے ہی ہوں گے۔ سمندری جہاز کے کرایوں میں بھی کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا۔ جہاں تک فرسٹ اور سیکنڈ کلاس

کے کرایوں کا تعلق ہے تو وہ بڑھنے کے بجائے کم ہوئے ہیں۔ عرشے کے مسافروں کو چونکہ یہ شکایت تھی کہ خوراک کا انتظام اچھا نہیں ہوتا اس لئے اسے بہتر بنانے کے لئے خوراک کی مد میں پچاس روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک سو چونتیس (۱۳۴) روپے کا مزید اضافہ بھی ہوا ہے۔ گزشتہ سال یہ کرایہ ایک ہزار نو سو اسی (۱۹۸۰) روپے تھا اور اب خوراک سمیت دو ہزار ایک سو چونسٹھ (۲۱۶۴) روپے ہوگا۔ اوّل اور دوم درجوں کے کرائے جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں حسب سابق ہوں گے اور یہ کرائے علی الترتیب تین ہزار ایک سو اٹھاون (۳۱۵۸) روپے اور دو ہزار آٹھ سو اٹھاون (۲۸۵۸) روپے ہیں۔ اس طرح آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جہاں باقی ضروریاتِ زندگی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے اور یہ اضافہ ایک بین الاقوامی صورتِ حال کا نتیجہ ہے، وہاں ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ حج کے کرایوں میں کوئی اضافہ نہ ہونے دیں۔

دوسری خصوصیت جو حج کی مراعات کے ضمن میں پاکستان کی حج پالیسی میں شامل ہے اور جسے مزید بہتر بنایا جائے گا وہ اس کا کمپیوٹر سسٹم ہے۔ ہمارا ملک دنیا بھر کے مسلمان ممالک میں پہلا ملک ہے جس نے حج کے مقاصد کے لئے کمپیوٹر استعمال کرنے کا تجربہ کیا ہے۔ اور یہ تجربہ اتنا کامیاب رہا ہے کہ خود حکومت سعودی عرب نے اس میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور مجھے یاد ہے کہ جب میں نے پچھلے سال خود شاہ فیصل مرحوم سے اس کا تذکرہ کیا تو وہ بیحد متاثر ہوئے اور انہوں نے اس میں بڑی دلچسپی لی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے وزیر حج کو پاکستان بھیجا تاکہ وہ یہاں کمپیوٹر سسٹم کے ذریعے حج کے انتظامات کا مطالعہ کریں۔ وزیر حج جناب حسن قطبی یہاں تشریف لائے اور انہوں نے حج کے لئے قائم کئے ہوئے کمپیوٹر نظام کا مطالعہ کیا اور یہ خواہش کی کہ ہم انہیں حج کے تمام انتظامات کو کمپیوٹرائز کرنے کے لئے ایک منصوبہ بنا کر دیں۔ چنانچہ وزارتِ مذہبی امور نے حکومت سعودی عرب کے لئے عربی زبان میں ایک منصوبہ تیار کر کے انہیں بھیجا ہے اور یہ منصوبہ اس وقت حکومت سعودی عرب کے زیرِ غور ہے۔ بالفرض اگر وہ اس سال اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے تو ان کا کہنا ہے کہ ہم اگلے سال اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ حکومت پاکستان نے کمپیوٹر کے ذریعے حج کے نظام کو مربوط اور منظم کرنے کا جو تجربہ کیا ہے وہ کتنا اہم ہے۔ اور سالہائے گزشتہ کے تجربے کی بنیاد پر ہم نے اس میں مزید خوبیاں اور مزید اچھے پہلو پیدا

کئے ہیں۔ اور آپ کو آج اعداد و شمار کی جو کتاب دی گئی ہے وہ اسی کمپیوٹر کے طفیل مرتب ہو سکی ہے۔ آپ اس کتاب میں تمام سالوں کے علاقہ وار مالی اور افرادی اور دوسرے ہر قسم کے اعداد و شمار دیکھنے میں دلچسپی محسوس کریں گے۔ اور میں حاجیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کمپیوٹر نظام کی بدولت ہم ایک ایسا خود کار طریقہ رائج کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں جس سے درخواستوں کی وصولی، آمد و رفت کے پروگرام اور جہازوں کی روانگی وغیرہ کے سلسلہ میں قابل اعتماد اطلاعات درخواست گزاروں تک بروقت پہنچ سکیں گی۔ اور اس سلسلہ میں انہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

تیسری خصوصیت یہ ہے کہ حاجی کیمپ میں قیام کے عرصے کو صرف پانچ دن تک محدود کر دیا گیا ہے۔ پہلے حاجی صاحبان یہاں کئی کئی دن پڑے رہتے تھے۔ گزشتہ سال بھی ہم نے دنوں میں کمی کی تھی۔ لیکن اس سال ہم اس میں پوری طرح کامیاب ہوئے ہیں۔ اب زیادہ سے زیادہ قیام پانچ دن ہوگا۔ اس سے زیادہ حاجیوں کو یہاں ٹھہرنے کی زحمت نہیں دی جائے گی۔ اور حاجی کیمپ میں ان کے لئے حج لٹریچر اور دینی کتابیں مہیا کی جائیں گی۔ جن سے ان کا ذہن بن سکے اور جس فریضہ کو ادا کرنے وہ جا رہے ہیں اس کے لئے ان کو ایک مخصوص ذہنی فضاء میسر آجائے تاکہ انہیں اس مقدس کام میں آسانی ہو۔ اس کے علاوہ ہم نے لیکچرز کا انتظام بھی کیا ہے۔ مزید برآں ہم نے فلمیں دکھانے کا انتظام بھی کیا ہے تاکہ انہیں یہ معلوم ہو سکے کہ حج کیسے کیا جاتا ہے۔ یہ حج کی فلمیں ہیں اور انہیں دیکھنے کے بعد حاجیوں کو فریضہ حج کی ادائیگی میں بہت سہولت ہو گی۔ مزید برآں امسال حج کے فارم ہر بینک کے لئے الگ الگ رنگ میں ہیں۔ یہ چیز کمپیوٹر کی سہولت کے لئے ہے۔ انہیں چھانٹنے میں آسانی ہو گی۔ اس کے علاوہ ہر فارم پر حاجیوں کی رہنمائی کے لئے ہدایات ہوں گی۔ سامان کے بارے میں مکمل ہدایات لکھی ہوں گی۔ ان کے جہازوں کے بارے میں، جو چیزیں وہ لا سکتے ہیں ان کے بارے میں اور جو بستر لا سکتے ہیں اس کے بارے میں جملہ تفصیلات اس حج فارم پر موجود ہوں گی۔ اس طرح یہ فارم اچھے خاصے گائڈ کا کام کرے گا جس سے حاجی صاحبان فائدہ اٹھا سکیں گے۔ ملک کے مرکزی مقامات سے اسپیشل حاجی ٹرینیں چلانے کے لئے ریلوے سے گفت و شنید کی جا رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ وزیر مواصلات جنہوں نے پہلے بھی ازراہ کرم کرایوں کے سلسلے میں ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا ہے آئندہ بھی ریلوے کی طرف سے حاجیوں کے لئے ہمیں مزید مراعات دلائیں۔

گے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اب کے ایسی ٹرینیں چلیں گی جن سے سفر کرنے میں حاجی صاحبان کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ یہ وہ چند خاص پہلو ہیں جو حج کے سلسلہ میں اندرون ملک مہیا کی جانے والی مراعات سے متعلق ہیں۔

جہاں تک سعودی عرب میں انتظامات کا تعلق ہے میں اس کے متعلق پہلے ہی بیان کر چکا ہوں۔ آپ نے میری پریس کانفرنس میں یقیناً سنا ہوگا کہ وہاں ہمارے سابقہ انتظامات غیر موثر ہوئے تھے۔ اس لئے اب کے بالکل ایک نیا نظام رائج کیا گیا ہے۔ اب کے یہ معلوم نہیں ہوگا کہ پاکستانی حاجی کہاں کہاں ٹھہریں گے۔ اس سے پہلے ہمیں علم تھا کہ مکہ معظمہ میں کچھ مخصوص محلے یا خاص علاقے ہیں جہاں پاکستانی حاجی ٹھہرتے ہیں۔ اس لئے ہماری ڈسپنسریاں وغیرہ وہی تھیں اور ہمارا اسٹاف بھی وہیں ٹھہرتا تھا۔ اور ہم نے حج کے سارے نظام کو ایک مرکزی جگہ پر لانے کے لئے پاکستان ہاؤس قائم کیا تھا جس میں سارے دفاتر تھے لیکن اب سارا نظام مختلف ہوگا۔ جہاں جہاں پاکستانی حاجی ٹھہریں گے وہیں وہیں ڈسپنسریز کا انتظام کرنا ہوگا وہیں وہیں ویلفیئر اسٹاف ہوگا وہیں وہیں ہمارے مختلف دفاتر قائم ہوں گے اس لئے ہمیں یہ سارا انتظام از سر نو مرتب کرنا پڑ رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے اور سعودی عرب کے پلان کے مطالعہ کے لئے نیز اس کے نفاذ میں جو مختلف پہلو ہو سکتے ہیں ان کا جائزہ لینے کے لئے ہم ایک سہ رکنی وفد اسی مہینے سعودی عرب بھیج رہے ہیں جو وزارتِ خارجہ، وزارت خزانہ اور وزارتِ مذہبی امور کے سینئر افسروں پر مشتمل ہوگا۔ یہ وفد فی الواقع بر سر زمین کے مصداق وہیں تمام انتظامات کا جائزہ لے گا اور انہیں سائنٹفک بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے ہدایات جاری کرے گا۔

سعودی عرب پلان سے ایک بات واضح ہے اور وہ یہ ہے کہ اب کے سعودی عرب میں اصل مرکزی نقطہ جدہ ہوگا۔ جو مشکل کسی حاجی کو پیش آسکتی ہے وہ وہیں پیش آسکتی ہے۔ جہاں جاتے ہی اس کو اپنا زرمبادلہ ظاہر کرنا ہوگا۔ پہلے سامان پر معلم کا نام تحریر ہوتا تھا مگر اب کے حاجی کو معلوم نہ ہوگا کہ اس کا معلم کون ہے۔ لہٰذا ایک اسکیم ایسی بھی ہمارے زیرِ غور ہے کہ ہم STANDARIZED یعنی ایک معیار کے سامان کا کوئی نظام قائم کریں تاکہ پاکستانی حاجیوں کا سامان فوری طور پر پہچانا جا سکے۔ اس کے اندراجات اور رنگ ایسے ہوں جن سے معلوم ہو سکے کہ یہ

پاکستانی حاجی کا سامان ہے، اور وہ ایک ہی انداز کا ہو۔ یہ اسکیم اس وقت ہمارے ہاں زیر غور ہے۔ اور اسے ہم رائج کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن کچھ زرمبادلہ تو وہاں ظاہر کرنا ہوگا۔ اپنا سامان وہاں خود تلاش کرنا ہوگا، معلم وہاں الاٹ ہوگا۔ وہاں سے حاجی ٹرانسپورٹ میں بیٹھ کر اپنے اس علاقہ کی طرف جائیں گے جہاں ان کے رہنے کا انتظام کیا گیا ہوگا۔ اس لئے ہمیں تمام تر CONCENTRATION جدہ میں کرنا ہوگا۔ اس مقصد کے لئے ہم ایک رضاکار تنظیم قائم کر رہے ہیں جو جدہ کے پاکستانیوں پر مشتمل ہوگی اور اس میں وہ ویلفیئر اسٹاف بھی شامل ہوگا جسے اس مقصد کے لئے وزارت مذہبی امور روانہ کرے گی۔ یہ لوگ وہاں حاجیوں کا استقبال کریں گے اور ان کو تمام تر سہولتیں بہم پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ ان کی رہنمائی کریں گے تاکہ ان کے سامنے ہی وہ زرمبادلہ کے ظاہر کرنے، معلم کی الاٹمنٹ اور ٹرانسپورٹ حاصل ہونے کے تمام مراحل سے بخیر و خوبی فارغ ہو سکیں۔ جب وہ ٹرانسپورٹ میں بیٹھ کر اپنے اپنے علاقوں کی طرف چلے جائیں تو ہمیں اطمینان ہو جائے گا کہ اب ہمارے حاجی اپنی اپنی منزل کی طرف جا چکے ہیں۔

ہمارے نظام کا دوسرا اہم پہلو یہ ہوگا کہ ہماری تین مستقل ڈسپنسریاں جو اس وقت جدہ، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قائم ہیں اور سارا سال کام کرتی ہیں ان کے علاوہ اب کے کچھ اور ڈسپنسریاں قائم کی جائیں گی۔ یہ ڈسپنسریاں موبائل ہوں گی تاکہ تمام مقامات پر جا سکیں اور جہاں جہاں پاکستانی حاجی قیام پذیر ہوں وہاں جا کر ان کو طبی سہولتیں بہم پہنچا سکیں۔ اس مقصد کے لئے ہم میڈیکل مشن کی افرادی قوت بڑھا رہے ہیں۔ پچھلے سال پندرہ ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کے ستر ارکان بھیجے گئے تھے۔ اب کے بائیس ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کے پچاس ارکان بھیجے جا رہے ہیں۔ اور آپ یہ سن کر بہت خوش ہوں گے کہ اس سال میڈیکل مشن پر ہم جو روپیہ خرچ کر رہے ہیں اس میں اضافہ کیا گیا ہے۔ گزشتہ سال ہم نے انیس لاکھ (۱۹۰۰۰۰۰) روپیہ خرچ کیا تھا اور اس سال تیئس لاکھ (۲۳۰۰۰۰۰) خرچ کر رہے ہیں۔ چار لاکھ (۴۰۰۰۰۰) روپیہ کا اس میں اضافہ کیا گیا ہے حالانکہ پچھلی حکومتوں کے زمانہ میں میڈیکل مشن پر خرچ ہونے والی رقم پانچ لاکھ (۵۰۰۰۰۰) روپے سے بھی نہیں بڑھ سکی تھی۔ یہ پانچ لاکھ روپیہ (۵۰۰۰۰۰) بھی اس وقت خرچ ہوتا تھا جبکہ مغربی اور مشرقی پاکستان دونوں ایک ملک کی صورت میں تھے۔ جبکہ اب میڈیکل مشن کا بجٹ تیئس لاکھ (۲۳۰۰۰۰۰) روپے ہے۔

اس سے پہلے کہ میں حاجیوں کی تعداد، پروازوں اور سمندری جہازوں کی روانگی وغیرہ کے

بارے میں بات کروں اور آپ جانتے ہیں کہ میں یہ بات کس لئے عرض کر رہا ہوں کیونکہ آپ کی ساری دلچسپی اس معاملہ میں ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ یہ بات اپنے وقت پر آئے تاکہ آپ متوجہ رہیں۔ اس سے پہلے میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سعودی حج پلان کے تحت تین فیصلے ناگزیر ہیں۔ کچھ اثرات وہ تھے جن کا جائزہ میں اس سے پہلے پریس کانفرنس میں لے چکا ہوں۔ اب تین فیصلے اور ہیں جو لامحالہ کرنے ہوں گے۔ اس کے بغیر چارہ نہیں۔ پہلا فیصلہ یہ ہے کہ پی فارم اس سال یکسر بند ہوں گے کیونکہ اگر ہم پی فارم دیں بھی تو سعودی عرب کی حکومت اس کو قبول نہیں کرے گی کیونکہ اس کے لئے جتنا زرمبادلہ ظاہر کرنا ہے وہ نہیں کر سکتے۔ اس کے ساتھ صرف پی۔ ٹو فارم جاری ہو گا۔ پی۔ ٹو فارم وہ ہے جس میں ریٹرن ٹکٹ بھی باہر سے آتا ہے اور زرمبادلہ کی وہ کم سے کم رقم جو ظاہر کرنی پڑتی ہے وہ بھی باہر سے آتی ہے۔ تو یہ دونوں چیزیں جس کے پاس ہوں گی اس کو پی۔ ٹو فارم جاری ہو گا ورنہ ہم پی فارم جاری نہیں کر سکتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس سال رمضان سیلنگ (RAMAZAN SAILING) کا سلسلہ جاری نہ ہو سکے گا۔ اس لئے کہ اگر رمضان میں ہمارے حاجی جائیں تو پھر چالیس دن قیام کی جو شرط ہے وہ پوری نہیں ہو سکے گی۔ پھر تو انہیں چار مہینے ٹھہرنا پڑے گا۔ پہلے قیام کی مدت اسی لئے زیادہ تھی کہ ہمارے حاجی رمضان سے جانا پسند کرتے تھے۔ اب کے رمضان کا بحری سفر نہ ہو گا۔ کیونکہ قیام کی مدت پر ہمارا کوئی بس نہیں۔ اس سال راشن لے جانے کی اجازت نہ ہو گی اور راشن لے جانے کی ضرورت بھی نہیں اس لئے کہ چالیس دن وہاں ٹھہرنا ہے اور ہوائی جہاز سے جانے والے کو تو پچیس سے پینتیس دن تک ٹھہرنا ہے۔ یعنی صرف ایک مہینے کے قریب۔ اس میں وہ گھی کے ٹین وہ حلوؤں کے ڈبے وہ طرح طرح کی مٹھائیاں اور وہ مختلف قسم کی گھی میں تلی ہوئی دالیں سب الم غلم جو ہمارے حاجی لے جاتے ہیں اس کو لے جانے کی قطعاً ضرورت نہیں ہو گی اور ہم اس کو لے جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اس لئے کسی حاجی صاحب کو اگر یہ تحائف ملنے بھی ہیں تو از راہ کرم انہیں اپنے دوستوں اور عزیزوں میں تقسیم کر جائیں، ساتھ لے جانے کی ان کو اجازت نہ ہو گی۔ اور ویسے بھی سعودی عرب نے جو منصوبہ بنایا ہے اس کے حساب سے تیس ریال ہر روز ہر حاجی کے پاس کھانے پینے کے لئے موجود ہوں گے۔ اس لئے سب آٹا چاول اٹھا کر ساتھ لے جانے

کی ضرورت نہیں اور اسی غیر ضروری سامان سے تو ساری خرابی پیدا ہوتی ہے، سامان ٹوٹ رہا ہے، سامان مل نہیں رہا ہے، سامان تلاش کیا جا رہا ہے، اور لوگوں کو خواہ مخواہ کی دقت اور پریشانی ہو رہی ہے، تو یہ سارا سلسلہ اب کے نہیں ہو سکے گا۔

اب میں آپ کو یہ بتاؤں گا کہ اس سال ہمارے حاجیوں کی تعداد کیا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہمارے پاس چار سمندری جہاز ہیں۔ اور اگر چالیس دن ہر حاجی کو قیام کرنا ہو تو ہر جہاز اس عرصے میں تین چکر لگا سکے گا۔ کل بارہ پھیرے ہوں گے۔ اور بارہ پھیروں میں اٹھارہ ہزار حاجی سمندری جہازوں سے جا سکیں گے۔ ہوائی جہازوں سے امسال ہم نے بیس ہزار حاجیوں کو روانہ کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اس طرح ہمارے حاجیوں کی کل تعداد اڑتیس ہزار ہو گی۔ حکومت سعودی عرب نے جو چار درجے مقرر کئے ہیں، زرمبادلہ کے حساب سے، ان میں سے پہلے درجہ کے حاجی کو اٹھارہ ہزار تین سو (۱۸۳۰۰) روپے دوسرے درجہ کے حاجی کو آٹھ ہزار ایک سو (۸۱۰۰) روپے تیسرے درجہ کے حاجی کو سات ہزار (۷۰۰۰) اور چوتھے کو پانچ ہزار آٹھ سو (۵۸۰۰) روپے خرچ کرنے ہوں گے۔ ہمارے حاجی اگر پہلے اور دوسرے درجے میں ہوں تو اس طرح انہیں اٹھارہ ہزار تین سو (۱۸۳۰۰) اور آٹھ ہزار ایک سو (۸۱۰۰) روپیہ صرف زرمبادلہ کی صورت میں خرچ کرنا ہو گا جو یہاں کے لئے ناقابلِ برداشت ہے۔ حکومت کا مسئلہ تو الگ رہا خود حاجیوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہمارے حاجی تیسرے اور چوتھے درجے میں جائیں گے۔ اس کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ہوائی جہاز سے جانے والے اور سمندری جہاز میں فرسٹ اور سیکنڈ کلاس سے جانے والے تیسرے درجہ کے حاجی شمار ہوں گے۔ انہیں تیسرے درجہ کا زرمبادلہ دیا جائے گا۔ اور عرشے سے جانے والے چوتھے درجے کے حاجی ہوں گے اور ان کو چوتھے درجہ کا زرمبادلہ دیا جائے گا۔ اور یہ درجہ بندی اللہ کے نزدیک نہیں ہے۔ یہ درجہ بندی رہائش کے مقاصد کے لئے ہے کہ ان کی رہائش کہاں کہاں ہو گی۔ اس لئے اس درجہ بندی کے لحاظ سے آپ کے ذہن میں کلاسز کا خیال نہ آ جائے۔ یہاں بڑے بڑے خطرناک کالم نگار بیٹھے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ کوئی طبقاتی تقسیم ہے۔ اس کے بعد میں بتاؤں گا کہ کرائے سمیت جو رقم پاکستانی حاجیوں کو جمع کرانی ہو گی وہ یہ ہے۔

سمندری سفر ۔ فرسٹ کلاس ۔ دس ہزار دو سو (۱۰۲۰۰) روپے

سمندری سفر ۔ سیکنڈ کلاس ۔ نو ہزار نو سو دو (۹۹۰۲) روپے

سمندری سفر ۔ عرشہ ۔ آٹھ ہزار چھ (۸۰۰۶) روپے

ہماری پہلی سمندری روانگی اکتوبر کے آخری ہفتہ میں ہوگی اور پہلی پرواز نومبر کے پہلے ہفتہ میں ہوگی۔ اور تمام حاجیوں کی، جو سمندری جہازوں سے جائیں گے یا ہوائی جہازوں سے جائیں گے، واپسی کا عمل جنوری کے مہینے کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا۔ عازمین حج کی درخواستیں یکم اگست سے پندرہ اگست تک وصول کی جائیں گی۔ اور ہر بینک میں وصول کی جائیں گی۔ اس لئے ہر بینک سے فارم حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ہم نے پیسے جمع کرانے کے لئے کافی دن دیئے ہیں اول تو حاجی پہلے سے ہی پیسہ جمع رکھتے ہیں اور ابھی تو پندرہ دن باقی ہیں یہ دن ہم نے اس لئے دیئے ہیں تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ ہمیں روپیہ جمع کرنے کے لئے صرف پندرہ دن دیئے گئے ہیں۔ پچھلے سال بھی ہم نے پندرہ ہی دن دیئے تھے۔ تو اب جو پندرہ دن اور موجود ہیں ان میں پیسہ جمع کر لیا جائے۔ ہم کوئی تاریخ نہیں بڑھائیں گے۔ کوئی RELAXATION نہیں ہوگی۔ یہ بہانہ نہ ہوگا کہ صاحب پیسے نہیں تھے۔ سولہ تاریخ کو پیسے جمع کر لیجئے۔ ایسا نہیں ہوگا۔ اس لئے میں پہلے ہی عرض کئے دیتا ہوں کہ یکم اگست سے پندرہ اگست تک تمام درخواستیں وصول کر لی جائیں گی اور ان تاریخوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

وہ لوگ جو پہلے حج کر چکے ہیں میں ان کے بارے میں پہلے بھی بتا چکا ہوں ان کو امسال حج پر جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کچھ لوگ نام بدلتے ہیں، کچھ لوگ غلط بیانی سے کام لیتے ہیں، اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایک نیک مقصد کے لئے جا رہے ہیں، تو اگر ہم حلف اٹھا رہے ہیں تو کیا ہوا۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ نیک مقصد کے لئے ہمیشہ ذرائع بھی نیک استعمال کئے جاتے چاہئیں۔ وہ کیا نیکی ہے جس کا راستہ بدی سے ہو کر گزرتا ہو۔ وہ کیا شریعت کی پابندی ہے جو شریعت کے احکام کو توڑ کر اختیار کی جا رہی ہو۔ اس لئے کسی حاجی کو جو پہلے حج کر چکا ہے دوسری مرتبہ حج پر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور اس سلسلہ میں کوئی شخص ہیرا پھیری کرتے ہوئے پایا گیا تو ہم سخت سزا دینے کے مجاز ہوں گے۔

اسی طرح محرم کے بغیر خواتین کو نہیں جانے دیا جائے گا۔ جب ہم خواتین کے محرم کی بات کرتے ہیں تو محرم سے ہماری مراد ایسا شخص ہے جو شریعت میں محرم ہو۔ یہ نہیں ہے کہ کوئی پڑوسی محلہ دار، دور قریب کا رشتہ دار، برادری کا کوئی فرد، جان پہچان کا آدمی جیسا کہ عورتوں کی عادت ہے کہ وہ محرم بنا لیتی ہیں، ایسا محرم قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور ہم نے چیکنگ کا پورا انتظام اس طرح کیا ہے کہ محرم کی درخواست میں اس کی ولدیت اس کی سکونت اور سارے ضروری کوائف موجود ہوں گے، اور عورت جو اس کو محرم بنا رہی ہے اس کے کوائف بھی معلوم ہوں گے کہ کس کی بیٹی اور کس کی بیوی ہے۔ اس لئے ہم چیکنگ کر سکیں گے اور کوئی غلط بیانی اس میں نہیں چلنے دی جائے گی۔ اور محرم کی تعریف کیا ہے۔ محرم وہ شخص ہے کہ جس سے از روئے شریعت اس خاتون کی شادی زندگی بھر نہیں ہو سکتی۔ اس کی پابندی ہمیں ہر حال میں کرنی ہوگی۔

تیسری پابندی یہ ہے جو پہلے بھی ہم لگاتے رہے ہیں کہ اٹھارہ سال سے کم عمر کے لوگ حج پر نہیں جا سکیں گے۔ زندگی رہی تو وہ جوان ہوں گے اور جوان ہوں گے تو وقت آئے گا کہ وہ جا سکیں گے۔ مگر اس وقت ان کو حج پر نہیں جانے دیا جائے گا۔ ایک پابندی یہ ہے اور پہلے بھی یہ پابندی تھی اور ہر قیمت پر ہم اسے نافذ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ حاجی کو باہر سے وہ سامان لانے کی اجازت نہ دی جائے جو کسٹم کے قواعد کی رو سے ممنوع آئٹم ہوں۔ یہ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور لگژری آئٹم یعنی عیش وعشرت کے لئے کام آنے والی چیزوں کی جو مختلف طرح کی خریداری ہوتی ہے اس کی اجازت نہیں ہوگی۔ کسٹم کے حکام کے لئے سختی کے ساتھ احکام جاری کئے جا رہے ہیں کہ وہ اس سلسلہ میں ہر ممکن کوشش کریں کہ اس کا تدارک ہو۔ کیونکہ زرمبادلہ کی ہمیں ویسی ہی ضرورت ہے جیسی جسم کو تازہ خون کی ضرورت ہوتی ہے اور ہم اس بات کے متحمل نہیں ہو سکتے کہ قومی معیشت کے اس تازہ خون کو اس طرح کی چیزوں پر صرف کریں۔ ویسے بھی حاجی شاپنگ کے لئے نہیں جاتا حاجی ایک مقدس فریضے کے لئے جاتا ہے۔ بعض لوگ پاکستان کی کرنسی ساتھ لے جاتے ہیں۔ ان کو اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اس زرمبادلہ کے علاوہ جو قانونی طور پر ان کو دیا گیا ہے۔ کچھ بھی کرنسی اپنے ساتھ لے جا سکیں۔ اس کے لئے اگر کسی حاجی پر شک ہوا اور تلاشی لی گئی پھر اس پر کسی نے شکایت کی تو یہ شکایت بے جا ہوگی۔ پہلے ہی سے دیکھ بھال لیا جائے تاکہ کوئی کرنسی باہر نہ جائے۔

تو حضرات! یہ ہے اس سال کی حج پالیسی۔ یہ اس کے خصوصی فیچر ہیں۔ آپ کے ذریعہ سے تمام عازمین حج کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ جس مقدس سفر کے لئے روانہ ہو رہے ہیں وہ تمام عبادات کا مجموعہ ہے۔ حج ہجرت بھی ہے کہ اس میں ترک وطن کی روح ہے۔ حج جہاد بھی ہے کہ اس میں قدم قدم پر اپنے نفس سے لڑنا پڑتا ہے۔ حج نماز بھی ہے کہ اس میں وہ نمازیں ہیں جو بیت اللہ اور مسجد نبوی کی نمازیں ہیں۔ حج روزہ بھی ہے کہ اس میں وہ پابندیاں اپنے اوپر عائد کرنی پڑتی ہیں جن میں وقتی طور پر حلال حرام ہو جاتے ہیں۔ اور حج زکوٰۃ بھی ہے کہ اس میں خدا کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے۔ اس طرح حج تمام تر عبادات کا مجموعہ ہے۔ اس پر جانے والے اپنے قلب اور دماغ کو پاکیزگی کے نور سے منور کر کے جائیں تاکہ ان تمام آلائشوں سے اپنی روح کو پاک کرنے کی کوشش کر سکیں، جن سے پاک ہونا سفر حج کا مقصود ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ حضرات اپنے اخبارات کے ذریعے اور علماء کرام اپنے مواعظ کے ذریعے حج کے لئے ایک مقدس فضاء پیدا کرنے میں ہماری مدد کریں گے۔

شکریہ۔

******